Article

The Artistic and Prosodic Aspects of Naatia Diwan Sayyidna Muhammad ﷺ

نعتیہ دیوان ”سیّدنا محمدؐ“ کی فنی و عروضی جہتیں

Muhammad Tahir *[1]
Ph.D Scholar, Department of Urdu, Govt College University, Faisalabad
Dr. Saeed Ahmad *[2]
Associate Professor, Department of Urdu, Govt College University, Faisalabad

محمد طاہر*[1]

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

ڈاکٹر سعید احمد *[2]

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Correspondanance: tahir.urdu.pec@gmail.com

eISSN: **3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 14-10-2024
Accepted: 27-11-2024
Online: 25-12-2024

Copyright:© 2023 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

Abstract: Sayyidna Muhammad SAW is Naatiya Diwan of Riaz Majeed which was published in 2003. Apart from this Diwan, there are many other Naatiya books of Riyaz Majeed. Almost every naat of this Diwan is in different meter (Bahr), so a unique diversity of Bahoor (بحور)is seen in this collection. In this article, highlighted the specialization of this book by analyzing the technical and presentational aspects of this book. This article has been written in a research style. The author has done a stylistic study by identifying different Naats according to the alphabet.The author's style and method are also unique like the content of the book.The linguistic aspects of Sayyidna Muhammad SAW Naatiya Diwan Indicates. The verity of meters used in this book.

KEYWORDS: Urdu Naat, Bahoor, Sayyidna Muhammad, Diwan, Riyaz Majeed

اردو زبان میں نعتیہ دیوان کی روایت زیادہ پرانی نہیں ہے۔مختلف تحقیقات سے واضح ہوا ہے کہ اردو کا پہلا نعتیہ دیوان انیسویں صدی کے چھٹے یا ساتویں عشرے میں لکھا گیا۔ بیسویں صدی میں نعت تو عروج کی طرف گامزن نظر آئی لیکن نعتیہ دیوان نگاری کا رجحان سست روی کا شکار رہا۔ اس حوالے سے اکیسویں صدی کا آغاز نہایت خوش گوار ہے۔”سیّدنا محمدؐ“ ڈاکٹر ریاض مجید کا نعتیہ دیوان ہے جسے نعت اکادمی ،فیصل آباد نے ۲۰۰۳ء میں شائع کیا۔ یہ اکیسویں صدی کا۱۴۵ نعتوں پر مشتمل پہلا نعتیہ دیوان ہے۔اس دیوان کا انتساب رسول اللہ ﷺ کے نام ان الفاظ کے ساتھ ہے:

” سرورِ کائنات سیّدنا محمد ﷺ کے حضور احتراماتِ
فراواں کے ساتھ ۔“(۱)

لیکن ” کلّیاتِ نعت“ میں شامل اس دیوان کا انتساب ان الفاظ میں تحریر ہے:”بہ حضور سرورِ کائنات سیِّدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم احتراماتِ فراواں کے ساتھ

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم
پڑھ کے لکھوں نعتِ رسولِ کریم
امّتِ مرحوم پریشان ہے
خاص نظر!صاحبِ لطفِ عمیم“(۲)

دیوان نگاری کی روایت کے مطابق ابتدا میں نعتوں کی فہرست دینے کے بجائے حروفِ تہجی کی عہدِ حاضر کی مروّجہ ترتیب کے مطابق نعتیں درج کی گئی ہیں(کلیات میں فہرست دی گئی ہے)۔یہ دیوان حروفِ تہجی کی الفبائی ترتیب کی مکمل مثال ہے جن کی تفصیل کچھ یو ں ہے: الف مقصورہ ۱،۱۴ لف بالا ۱، ب ۴،پ ۱، ت ۲ ، ٹ ۱، ث ۱، ج ۱، چ ۱ ،چھ،۱، د ۳، ڈ ۱، ر ۹، ڑ ۱، ز ۴، ژ ۱، س ۱، ش ۳، ص ۱، ض ۱، ع ۱، غ ۱، ف ۱، ق ۱، ک ۱، کھ ۳، گ ۲، ل ۱، م ۳، ں ۱۵، ن ۲، تنوین ۱، وائو معرف ۱، وائو مجہول ۱، ہائے ملفوظ مدوّر ۲، یائے مختفی ۴، یائے معروف ۱۷، یائے مجہول ۲۱، یائے لین ۱۵۔

یوں صوتی و صوری ۳۹ حروفِ تہجی بطور ردیفی حرف استعمال کیے گئے ہیں۔شاعر نے آ، بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، ح، خ،دھ،ڈھ،ڑھ،ط ، ظ ، گھ ، لھ ، مھ اور نھ ردیف میں کوئی نعت نہیں کہی ۔ردیف کے تکمیلی حرفِ تہجی سے ماقبل حروف کی ترتیب کا لغت کے مطابق اہتمام نہیں کیا گیالیکن ں ،ن،ی اور ے کی مروجہ ترتیب کو بالخصوص ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔

نون غنّہ کو ترتیب میں پہلے اور ن کو بعد میں استعمال کیا ہے:

ہم سے ہو سکتی نہ یوں لوٹ آنے کی بھول ان دنوں
کاش دے سکتے قیام اپنے کو کچھ طول ان دنوں

منزل میرے شوق کی اس شہؐ کے نعلین
باجگزار ریاستیں جس کی ہیں کونین

یائے معروف(کشتی دار) اور یائے مجہول/لین بالترتیب ہیں:
لب و لہجہ میرے کلام کا ہوا سرمدی
ہوئی جب سے نعت نواز روحِ محمدیؐ

مری زیست کے ادب آداب تجھ سے مرے دین کا اصل اصول تجھ سے
تری نسبتِ خاص وسیلہ مرا مری بندگی مرے رسولؐ تجھ سے(۳)

ڈاکٹر ریاض مجید ”سیّدنا محمدؐ“کے محرّک محمد افضل فقیر کو ان الفاظ میں قرار دیتے ہیں:

” محترمی حافظ افضل فقیر نے برادرم اکرام مجید کے شعری مجموعہ”نویاں زیناں “ (پنجابی غزلیات) کے طویل خاتمے پر لکھا ہے کہ فقیر دعا گو ہے کہ مولا کریم ہمارے کرم فرما اکرام مجید کو پنجابی شاعری کی منازل میں ارتقائے مزید سے نوازے۔ اس کے کلام سے افرادِ امّت کو خلوص و ایثار اور اخلاقیاتِ عالیہ کی تحصیل کا ذوق پیدا ہو۔تجربات کی یہ اساس نوجوان نسل کے ہاتھوں استحکام پائے،پاکیزہ مضامین سے اس کی تعمیر ہو اور مدحت سرایانِ رسالت مآب ؐ اپنی ارادتِ سامانی سے ان بحور و اوزان کو لازوال حسن و جمال عطا کریں،آمین۔

”نویاں زیناں “ کی اشاعت کے کئی مہینے بعد اس دیباچہ کی ان اختتامی سطور پر اچانک نظر پڑی،میں نے اپنے آپ کو ان کلمات کا اوّلین مخاطب محسوس کیا۔طبیعت یوں آمادہ ٔ نعت ہوئی کہ دو تین ماہ

کے مختصر عرصے میں اس کتاب کی نعتوں کا ایک بڑا حصہ تخلیق
ہوا۔“ (۴)

”نویاں زمیناں “ کے نئے بحور و اوزان اپنی جگہ مگر ڈاکٹر ریاض مجیدنے ”سیدنا محمدؐ“ میں نئے اوزان بحور کو جس طرح ایجاد کیا اور برتا ہے،بقول ان کے ایک خوش گوار فرض اور ایک ثنا آثار قرض کی طرح ہے۔اس دیوان میں نعت گوئی کے حوالے سے بحور کے جو تجربات کئے گئے ہیں وہ سنجیدہ قارئین کے لیے رہنمائی بھی ہیں اور تحریک بھی۔عروضی تجربات کی مقبولیت کا سبب ایک طرف تو ریاض مجید کی فنی دسترس اور مشق ہے اور دوسری طرف منفرد قوافی اورردیفوں کا استعمال بھی ہے۔ استاد شعرانے رباعی نگاری کو ہنر اوج تسلیم کیاہے۔کلاسیکل شعراکے ہاں یہ صنفِ شاعری بہت مقبول رہی ہے۔ریاض مجید کی عروضی دسترس کا ثبوت ان کی رباعیات بھی ہیں۔انھوں نے رباعی کے چوبیس اوزان میں ایسی رباعیاں بھی کہی ہیں جن کے چاروں مصرعوں میں مخصوص اوزان کا اہتمام ہے۔ مختلف شعری کتب کی تقاریظ میں بھی ریاض مجید نے رباعی کی صورت میں اپنی عروضی دسترس کے نمونے پیش کیے ہیں۔مقصود علی شاہ کے نعتیہ دیوان”احرام ثنا“ کی تقریظ کا اختتام اس رباعی سے کیا ہے:

میمون و خوش یمن و سعد و امجد
مسعود بہت بہت ، مبارک بے حد
اردو نعتوں کے دیوانوں میں خاص
مقصود ترا ہنر ہے اِس پر اشہد(۵)

میاں منیر احمد منیرؔ کے نعتیہ دیوان”جمالِ نعت“ کی تقریظ کا اختتام بھی رباعی کے اس انداز سے کیا ہے:

صد شکر۔۔خوشا ہوا مکمل دیوان
حب دوست منیرؔ کا مفصّل دیوان
ہے خوب الف سے ی سبھی حرفوں کا
سرکارؐ کی نعت کا مدلّل دیوان(٦)

”سیّدنا محمدؐ“ کی ہر نعت ایک منفرد وزن، قافیہ اورردیف کی حامل ہے۔یہی وجہ ہے ہر کلام ایک نئی زمین کا منظر نامہ پیش کرتا ہے۔اس دیوان کی ۱۴۵ نعتوں میں ۲۲ بحروں کا استعمال کیا گیا ہے۔ان بحور میں۸ بحر متدارک، ۸ بحر رجز،۵٦ بحر ہزج ، ۲ بحر صغیر،۵ بحر مجتث، ۴ بحر بسیط، ۲بحر مقتضب،۹بحر رمل، ۸بحر متقارب، ۲ بحر منسرح،۴ بحر کامل، ، ۳ بحر سریع،۸ بحر مضارع،۹بحر خفیف، ۳بحر قریب، ۲بحر مشاکل، ۳بحر عریض، ۳بحر مدید، ۱بحر جمیل،۲بحر طویل،۲بحر جدید،۱ بروزن ہیر وارث شاہ شامل ہیں۔

ڈاکٹر ریاض مجید کے اس دیوان میں اگر چہ ۲۲ بحور میں نعتیں کہی گئی ہیں مگر شاعر کی عروضی دسترس اس لحاظ سے نمایاں ہوتی ہے کہ اس نے ایک ہی بحر کی ذیلی اقسام میں یوں کلام کہا ہے کہ ہر کلام اوزان کے لحاظ سے دوسرے سے مختلف ہے۔مثال کے طور پر بحر متدارک میں کہی گئی نعتوں کی تعداد اگر چہ آٹھ ہے لیکن ہر نعت اوزان وارکان کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ یہ نعتیں مسبع مقطوع مضاعف، مقطوع و مخبون مضاعف ، مقطوع مضاعف یا مخبون مسکن مضاعف چودہ رکنی ، مثمن مقطوع ،مقطوع و مخبون مضاعف ،مسدس مخبون مسکن مطموس مضاعف، مثمن سالم مضاعف اور مثمن سالم مخلع ہونے کی بنا پر آٹھ ذیلی بحروں میں شمار ہوں گی۔ اسی طرح دیگر بحور کی اقسام میں کہا گیا ہر کلام اوزان اور زمین کے لحاظ سے منفرد حیثیت کا حامل ہے۔یوں بحور کی ذیلی اقسام کو گنتی میں شمار کیا جائے تو یہ دیوان ۲۲ کے بجائے ۱۲۸ بحروں پر مشتمل ہے جو شاعر کی قادرالکلامی پر دال ہے۔

''سیّد نا محمدؐ'' کے اسی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے شمائلہ صدف عزیزی لکھتی ہیں:

> ''ڈاکٹر ریاض مجید کے نعتیہ دیوان ''سیدنا محمدؐ'' میں ۱۴۵ کے قریب نعتیں موجود ہیں اور چند ایک کو چھوڑ کر باقی تمام نعتیں ایک دوسرے سے الگ بحر میں ہیں۔ اس حقیقت کے انکشاف سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیوان قاری کو عروض کی بھول بھلیوں میں الجھا کر رکھ دے گا لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔اگرچہ ہر نعت جداگانہ بحر میں لکھی گئی ہے لیکن نعت کے تسلسل چاشنی اور ترنّم میں کسی بھی مقام پر کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔''(۷)

''سیّد نا محمدؐ''کا عروضی تناظر میں مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ڈاکٹر ریاض مجید نے عروض کو سامنے رکھ کر شاعری نہیں کی بلکہ ان کے افکار اپنی نوعیت کے لحاظ سے خود بخود مختلف بحور میں ڈھلتے رہے ہیں۔ ان کا تجربہ اور شاعری پر عبور اس حد تک ہے کہ ان کی زبان سے جو بھی کلام نکلا موزونیت کے معیار پر پورا اترتا چلا گیا۔ شعر گوئی سے متعلق استاد شعرا کا ہمیشہ سے یہی رویہ رہا ہے کہ انھیں شعر کہنے کے لیے بحریں تلاش نہیں کرنا پڑتیں بلکہ شعری مضامین جس نوعیت کے ہوں،وہ متعلقہ بحر میں ڈھل کر منظرِ عام پر نمودار ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سرور کامران ڈاکٹر ریاض مجید کے نعتیہ دیوان ''سیّدنا محمدؐ'' پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> ''ریاض مجید نے اپنے اس نعتیہ دیوان میں چند بحور و اوزان پر اکتفا یا تکیہ نہیں کیا۔ بہت ادق بحروں میں بھی اس نے نعتیں کہی ہیں ۔

جن میں سے بعض کو پڑھنے میں دقّت محسوس ہوتی ہے۔ اس سے
اس کی عروض دانی پر دسترس اور آگاہی کا پتا چلتا ہے۔"(۸)

شاعری کے تناظر میں "زمین" ایک تیکنیکی اصطلاح ہے۔یہ کسی شاعر کا کلام کے ردیف، قافیہ اور بحر کے مجموعے کو بیان کرتی ہے۔زمین وہ سانچہ یا ڈھانچہ ہے جس میں شاعر اپنی تخلیقات پیش کرتا ہے ۔گویا زمین شاعر کو ایک ایسا تخلیقی فریم ورک فراہم کرتی ہے جس وہ اپنی مہارت کے جوہر منظرِ عام پر لاتا ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید کی ہنر مندی، زبان و بیان پر دسترس،منفرد قوافی کا استعمال،نئ ردیفیں اور تراکیب سازی ان کی ہر نعت میں ایک نادر شعری زمین منصّۂ شہود پر ظاہر کرتی ہے۔''سیّد نا محمدؐ'' میں ایک بھی نعت ایسی نہیں ہے جو کسی کے طرحی مصرعے پر کہی گئی ہو یا کسی اور شاعر کے کلام کی زمین میں لکھی گئی ہو یا کسی کی تضمین ہو،البتہ ریاض مجید کے کلام کی زمینوں میں بے شمار شعرا طبع آزمائی کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔

اردو شاعری کے ابتدائی دور میں غزل غیر مردّف کہی جاتی تھی۔ مردّف غزلوں کا رواج بہت بعد میں ہوا۔شعرا کے لیے طویل ردیف میں شعر کہنا آسان ہو جاتا ہے کیوں کہ اس صورت میں مصرع ثانی بنانے میں زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی۔شاید اسی لیے عہدِ حاضر کے شعرا بہت کم بلا ردیف غزلیں اور نعتیں کہتے ہیں۔مذکورہ دیوان میں ریاض مجید نے ۲۱ غیر مردّف نعتیں کہی ہیں۔ مردّف نعتوں میں بھی عموماً مختصر ردیفیں ہیں۔چھے نعتوں میں سہ لفظی ردیفیں ہیں جب کہ صرف ایک نعت میں پنج لفظی ردیف ہے:

دامنِ دل میں زرِ برکات ان کے نام پر ہے
جذب و سرشاریِ کیفیات ان کے نام پر ہے(۹)

شاعر کا منصب عطا کرتا ہے۔

" اسلوب" ایک کلاسیکل اصطلاح ہے۔یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی ہیں طرز ،انداز یا طریقہ۔شان الحق حقی" فرہنگِ تلفّظ" میں اُسلوب کے معانی ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

" طور،طریقہ،وضع،انداز،روش،حکمتِ عملی۔" (۱۰)

ادب اور زبان کے تناظر میں اسلوب کسی مصنف یا شاعر کے خیالات کو پیش کرنے کے مخصوص انداز یا طرزِ بیان کو کہتے ہیں یہ انداز مصنف کے ذاتی ،ادبی یا تخلیقی رجحانات کا عکاس ہوتا ہے۔شاعر اور ادیب کا اسلوب اسے انفرادیت عطا کرتا ہے اسی لیے کہا جاتا ہے کہ انفرادیت اسلوب کی روح ہے اور ایک اہم بحث طلب نکتہ بھی ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید کا اسلوب جامد نہیں ہے۔ وقت کی تبدیلی کے ساتھ ان کا اسلوب بھی حسنِ کمال کی تحصیل کے لیے ارتقا پذیر رہا ہے۔غزل میں ان کا مجموعۂ کلام "ڈوبتے بدن کا ہاتھ" سقوطِ ڈھاکہ کے دل خراش سانحہ کی ایسی منظوم ترجمانی ہے جو تمام محبِّ وطن پاکستانیوں کے قلبی جذبات کا

مظہر ہے۔۱۹۷۳ء میں شائع ہونے والا مجموعۂ غزل''گزرے وقتوں کی عبارت' ' اور ۱۹۷۸ ء میں مجموعۂ نظم ''انتساب'' میں ڈاکٹر ریاض مجید کا اسلوب عروج کی جانب گامزن ہے۔انھوں نے روایت کے مطابق شاعری کی ابتدا غزل سے کی اور بہت شہرت پائی۔وہ غزل کے ساتھ ساتھ نعت گوئی بھی کرتے رہے۔ نعت میں ان کا خاص اسلوب۱۹۹۴ء میں شائع ہونے والے مجوعہ نعت '' اللھمّ صل ّ علیٰ محمد'' سے نمایاں ہوا۔

ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے دیوان ''سیّد نا محمدؐ'' میں ذاتی اجتہاد سے نہ صرف طبع زاد شعری زمینیں اپنے اسلوب کا خاصہ بنائی ہیں بلکہ اچھوتے اور نادر قوافی کے استعمال سے اپنے ہنر کو عروج تک پہنچایا ہے۔ ''سیدنا محمدؐ '' میں ایسے بے شمار قوافی استعمال کیے ہیں جو ان کے گہرے مشاہدے،کہنہ مشقی اور عمیق مطالعہ کا ثبوت ہیں۔انجمن ۔مردو زن،اجاٹ۔گھاٹ،زائر۔مناظر، ستائش۔کوشش،قانع۔شافع، سراغ۔چراغ،آہنگ۔اورنگ،اور محمدِ۔مطمئن جیسے قوافی کا مختلف نعوت میں برجستہ استعمال شاعر منفرد اسلوب کا پتا دیتا ہے۔یہی اسلوب انھیں صاحبِ طرز شاعر کا منصب عطا کرتا ہے۔حضرت بلالؓ اور حضرت اویس قرنیؓ سے ریاض مجید کو خاص رغبت ہے۔اسی طرح مدینہ، حضوری، سکینت، سرمدی اور درود جیسے الفاظ ان کے اسلوب کی خاص پہچان ہیں۔''سیدنا محمدؐ '' میں ریاض مجید نے کہیں کہیں استفہامیہ اور ندائیہ لہجہ بھی اختیار کیا ہے:

دیکھے کون ؟ ہے کس میں اتنی تاب ؟ مدینہ آیا
آنکھ پہ وا ہے روشنیوں کا باب ! مدینہ آیا(۱۱)

عام طور پر شاعری کو تشبیہ،استعارہ،مجازِ مرسل اور کنایہ سے پر تاثیر بنایا جاتا ہے اور صنائع بدائع کے استعمال سے مزیّن کیا جاتا ہے اور ڈاکٹر ریاض مجید علمِ بیان اور علمِ بدیع کے جملہ رموز سے آگاہ ہیں۔مذکورہ دیوان میں انھوں نے بے شمار ایسی تشبیہات کو موزوں کیا ہے جس سے ان کا کلام ہر پہلو سے شگفتہ وتر و تازہ محسوس ہوتا ہے۔انھوں نے صنائع لفظی و معنوی کا خوب استعمال کیا ہے۔نعت کے آداب کے پیشِ نظر انھوں نے صنعتِ ایہام کو نظر انداز کیا ہے جب کہ صنعتِ لف و نشر، صنعتِ حسنِ تعلیل،تضاد،مراعات النظیر، تلمیح اور تجنیس وغیرہ کا نعتیہ موضوعات کے مطابق برجستہ استعمال کیا ہے۔صنعتِ حسنِ تلمیح کو خوب صورت استعمال ملاحظہ کریں:

تیرے ذرّات بن گئے ہوں گے، قمر
''اقرا'' کو تو نے جب سنا! غارِ حرا!(۱۲)

علم ایک اکائی ہے۔اسے مختلف حصوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا،البتہ علم کے حصول کے ذرائع بے شمار ہیں جن میں حسیّاتی علم، اتھارٹی(State,Scholar,Tradition,Personal openion)،الہامی علم،وجدانی علم،واقفیتِ عامہ،ذاتی تجربہ اور تعقّلی علم(استخراجی،استقرائی) شامل ہیں۔علم کے ان سب ذرائع سے استفادے کی کماحقہ جھلک ریاض مجید کی شاعری میں نظر آتی ہے۔''اللھمّ صل ّ علیٰ محمد'' کی تخلیق کے بعد

۲۰۰۳ء میں ڈاکٹر ریاض مجید کا نعتیہ دیوان ”سیّدنا محمدؐ“ منصۂ شہود پر ظاہر ہوا۔یہ اکیسویں صدی کا پہلا نعتیہ دیوان ہے۔اس دیوان میں جہاں ریاض مجید کا لسانی شعور اپنے عروج پر دکھائی دیتا ہے وہاں ان کی دوراندیشی اور نعت کی ماضی،حال،مستقبل سے انسلاک کی شعوری کاوش بھی دکھائی دیتی ہے۔انھوں نے ادب کے ساتھ انصاف کیا ہے۔نعت میں عقیدتوں کا بھی بھرپور اظہار کیا ہے اور تاریخی صداقتوں کو بھی رد نہیں کیا۔الفاظ سازی میں بھی ان کا پختہ شعور کار فرما ہے۔ریاض مجید نے متروک اور فرسودہ الفاظ کسی شعر میں استعمال نہیں کیے۔البتہ اپنے زبان و بیان کو کلاسیک اور جدت سے ہم آویز کیا ہے۔وہ اردو کی بے شمار تراکیب کے موجد ہیں۔ان کے نعتیہ دیوان ”سیّدنا محمدؐ“ میں بہت سی ایسی نئی اور منفرد تراکیب نظر آتی ہیں جو ان سے پہلے کسی اور شاعر کے ہاں دکھائی نہیں دیتیں۔

محمد افضل خاکسار نے نعتیہ دیوان ”سیّدنا محمدؐ“ کی نعتوں میں استعمال کی گئی درج ذیل منفرد تراکیب اپنے مضمون میں نقل کی ہیں:

> ”ہجومِ نور،عرش سرشت،ثنائے عرش مرتبت،قدس آثار لمس،وادیِ ایمن، قریۂ مہتاب،نعت آمادہ ،اساسِ ظہور،شہرِ اظہار،زرِ برکات ،ولاسرشت، درودمست، تختِ کُن کا شاہؐ،شفاعت بخش ضو،شاخچۂ آشیاں ، خیر خیز،خیریاب،لوحِ جان،سکینت خیز،نعت نہاد،مدینہ زاد،درودنژاد،نرم خرامی،پاک نگاہی،آہستہ گفتاری،اہلِ ولا،یمِ روشنی،خیر سرشت،پردہ دارِ عیوب،چہرہ پوشِ ذنوب،گہر پاش خزینے،جنتِ گوش، فردوسِ دل، صنفِ ہزار رنگ۔“(۱۳)

”سیّدنا محمدؐ“کا مجموعی جائزہ اختصار اور جامعیت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے محمد افضل خاکسار یوں رقم طراز ہیں:

> ”میرے نزدیک ڈاکٹر ریاض مجید کا نعتیہ کلام کسبی سے زیادہ وہبی ہے جسے ہم بلاشبہ موہبتِ الٰہیہ قرار دے سکتے ہیں۔یوں تو وطنِ عزیز میں ہر نعت گو شاعر کا اپنا ایک جداگانہ اندازِ سخن ہے اور
>
> ع ہر گُلے را رنگ و بوئے دیگر است
>
> کے مصداق ہر مدّاحِ رسول ﷺ نے مختلف انداز سے بارگاہِ رسالت مآبؐ میں گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں مگر جو جامعیت ڈاکٹر ریاضؔ مجید کی نعتیہ شاعری میں نظر آتی ہے ، وہ صرف انہی کا حصہ ہے۔دورِ حاضر میں بے شمار مجموعہ ہائے نعت شائع ہوئے ہیں۔مگر ”سیّدنا محمد ﷺ“وہ پہلا نعتیہ مجموعہ ہے جسے نعتیہ دیوان

کہلانے کا اعزاز حاصل ہے۔سب سے اہم بات یہ کہ اس میں جو
نعتیں ہیں وہ تمام کی تمام مختلف الاوزان ہیں ۔نعتِ نو بہ نو کا یہ
احداث ڈاکٹر ریاض مجید کو محدّثِ نعت کے مقام پر فائز
کرتا ہے۔“(۱۴)

اگرچہ ”سیّدنا محمدؐ“اکیسویں صدی کا پہلا دیوان ہے مگر اپنی فنّی، ساختیاتی اور عروضی انفرادیت کے سبب اب تک کے شائع ہونے والے دواوین کے مقابلے میں نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔اس دیوان کی تخلیق نے عہدِ حاضر کے شعرا کو دیوان نگاری کی ترغیب دی ہے اوراس کے رہنما اصول فراہم کیے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ریاض مجید،سیّدنا محمد ﷺ، فیصل آباد: نعت اکادمی ، ۲۰۰۳ء،ص۳

۲۔ ریاض مجید،کلّیاتِ نعت، فیصل آباد:نعت اکادمی ، ۲۰۱۹ء،ص۳۱۱

۳۔ ریاض مجید، سیّدنا محمد ﷺ، ص ۲۱۸،۱۸۷،۱۶۷،۱۴۰

۴۔ ایضاً،ص ۵

۵۔ ریاض مجید،مقصود علی شاہ۔۔تراکیب خاطر،مشمولہ ”احرامِ ثنا ازمقصود علی شاہ“،لاہور:نعت آشنا پبلی کیشنز، ۲۰۲۱ء، ص ۳۱

۶۔ ریاض مجید،جمالِ نعت۔۔میاں منیر، مشمولہ ”جمالِ نعت ازمیاں منیر احمد منیرؔ“ فیصل آباد:نعت اکادمی،۲۰۲۳ء، ص ۲۸

۷۔ شائلہ صدف عزیزی،سیدنا محمدؐ ایک منفرد المثال نعتیہ دیوان،مشمولہ ”ریاض مجیدایک مطالعہ از مبشرہ آصف(مرتبہ)،نعت اکادمی،فیصل آباد،اکتوبر۲۰۲۴ء،ص۴۵

۸۔ ڈاکٹر سرور کامران،نعتیہ دیوان اور ریاض مجید،ایضاً،ص۶۵

۹۔ ریاض مجید،سیّدنا محمد ﷺ،ص۲۳۹

۱۰۔ شان الحق حقی، فرہنگِ تلفّظ،پاکستان:ادارہ فروغِ قومی زبان،۲۰۱۷ء،ص۳۶

۱۱۔ ریاض مجید،” سیّدنا محمد ﷺ ، ص۴۳

۱۲۔ ایضاً،ص۳۳۷

۱۳۔ محمد افضل خاکسار، صنف ہزار رنگ اور ڈاکٹر ریاض مجید،مشمولہ ”کلیّات نعت ازریاض مجید“ ،نعت اکادمی،فیصل آباد، ۲۰۱۹ء،ص۲۹۴

۱۴۔ افضل خاکسار،مشمولہ ”کلیّات نعت ازریاض مجید“،نعت اکادمی،فیصل آباد، ۲۰۱۹ء،ص۲۸